جامع الکمالات شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج مفتی عبداللہ صاحب پٹیل رویدروی، مظاہریؒ

کچھ باتیں اور یادیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین الصطفی ، أما بعد !

صوبۂ گجرات میں اِس دور میں اللہ تعالیٰ نے جن حضرات کو بہت ساری خوبیوں سے نوازا، ان میں سے ایک شخصیت حضرت مولانا الحاج مفتی عبداللہ صاحب پٹیل (رویدروی، مظاہریؒ) کی ذات ہے۔

بندے کی یادداشت کے مطابق جس سال بندہ جامعہ ڈابھیل میں عربی اول پڑھ رہا تھا اس وقت سالانہ تعطیلات میں دس روز کی جماعت میں ہانسوٹ جانا ہوا، اس وقت آپؒ سے اول ملاقات ہوئی تھی اور تقریباً اسی زمانے میں مفتی صاحب مرحوم کا ادارہ ''جامعہ مظہرِ سعادت ہانسوٹ'' قائم ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مرحوم کو یہ خوبی عطا فرمائی تھی کہ: جو بھی آپ سے ملتا اور جو بھی آپ سے بات چیت کرتا تو وہ آپؒ سے ضرور متأثر ہوجاتا تھا، دوسروں کو متأثر کرنے کی عجیب خوبی اللہ تعالیٰ نے آپ مرحوم کو عطا فرمائی تھی۔

جامع الکمالات

مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بہت ساری علمی خوبیوں سے نوازا تھا، آپ بہت اچھے

استاذِ حدیث، شیخ الحدیث، علومِ عقلیہ ونقلیہ کے ماہر، ایک ادارہ کے بانی و مہتمم اور شعبۂ افتاء کے صدر مفتی تھے، یہ ساری خوبیاں ایک ساتھ اللہ نے آپ میں جمع فرمائی تھیں، یہ اللہ تعالیٰ کی آپ پر بڑی نعمت تھی۔

آپؒ بہت اچھے واعظ اور مقرر بھی تھے، کئی جگہوں پر آپ کے دینی اور اصلاحی پروگرام بھی ہوا کرتے تھے۔

آپ کے علم کے متعلق بڑوں کی شہادت

جب بندہ عربی دوم میں پڑھتا تھا تو استاذِ محترم حضرت مولانا اسماعیل صاحب چاسوی دامت برکاتہم العالیہ کی برکت سے محدثِ عصر حضرت شیخ یونس صاحبؒ سے محبت ہوئی۔ حضرت شیخ یونس صاحبؒ اس زمانے میں (۱۹۸۴ء-۱۹۸۵ھ) میں اپنے سبق میں فرمایا کرتے تھے کہ:

گجرات سے دو طلبہ میرے پاس پڑھ کر گئے، ایک عبداللہ اور دوسرا اسماعیل۔ عبداللہ سے مراد حضرت مفتی عبداللہ صاحب ہانسوٹی نوّر اللہ مرقدہ اور اسماعیل سے مراد حضرت الاستاذ مولانا اسماعیل صاحب چاسوی دامت برکاتہم۔

نوٹ: یہ اس زمانے کی بات ہے، بعد میں ماشاءاللہ! گجرات کے بہت سے نامور حضرات نے حضرت شیخ یونسؒ سے علم حاصل کیا۔

حضرت مفتی صاحبؒ نے جامعہ مظہرِ سعادت ہانسوٹ میں بخاری شریف کے پہلے موقع پر اپنے استاذ ومربی حضرت شیخ یونسؒ کو دعوت دی تھی، حضرت شیخ یونس صاحبؒ نے بخاری کے درس کے آخر میں کسی بات پر گفتگو کرتے ہوئے ایسے وجد میں

آ کر پُر کیف اور پُر روحانی انداز میں لفظ ''اللہ'' پڑھا کہ پورے مجمع کے دل میں اللہ اللہ کا ذکر جاری ہوگیا، میں تاخیر میں پہنچنے کی وجہ سے بہت پیچھے بیٹھا ہوا تھا؛ لیکن پیچھے تک پورے مجمع کے دل کے اندر اللہ اللہ کے ذکر کی کیفیت جاری وساری ہوگئی۔

قرآن سے محبت

میرے رشتے کے ماموں زاد بھائی مفتی اویس صاحب بنگ کا مفتی صاحب مرحوم کی بیٹی سے رشتہ طے ہوا اور ہانسوٹ مدرسہ کی ایک تقریب میں مفتی اویس صاحب کا نکاح طے تھا تو ہم وہاں حاضر ہوئے، اس موقع پر حضرت مرحومؒ نے مجھے آہستہ سے کان میں کہا کہ: آپ کا دولہا قرآن پڑھے گا؟

میں نے کہا کہ: میں بات کرتا ہوں ان شاء اللہ! پڑھے گا، میں نے مفتی اویس سے بات کی؛ چونکہ وہ قاری بھی ہے؛ اس لیے وہ تیار ہوگئے اور انھوں نے اس جلسہ میں تلاوت کی، اس پر مرحوم بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ:

دیکھو! ماشاء اللہ! دولہا ایسا ہو کہ نکاح کے وقت قرآنِ مجید کی تلاوت بھی کرے۔ یہ آپؒ کی قرآن سے عشق کی دلیل تھی۔

مسنون لباس

بندہ نے جب بھی آپ کو دیکھا۔ یعنی اول ملاقات سے لے کر آخری ملاقات تک جو ابھی انتقال سے چند دن پہلے ہوئی۔ ہمیشہ مسنون لباس ہی میں دیکھا؛ یعنی نصف ساق تک کُرتہ جو بیچ میں سے بند ہوتا ہے۔

کتابوں کا عمدہ ذوق

مکہ اور مدینہ منورہ میں کئی مرتبہ حج کے موقع پر ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی، مدینہ منورہ میں کہاں کونسی کتابیں، مناسب قیمت پر، عمدہ طباعت کی ملتی ہیں اس کی بہت ساری جانکاری مرحومؒ سے حاصل ہوئی، اسی طرح مدینہ منورہ سے کتابوں کو پارسل کرنے کے لیے صحیح پتے بھی آپ کے ذریعہ سے حاصل ہوئے، جس کی وجہ سے ہمارا کام بھی بہت آسان ہوگیا۔

اس سے اندازہ لگاؤ کہ: آپ اپنے سفرِ حج کے دوران مدرسہ کے لیے کتابوں کو جمع کرنے اور کتابوں کو لانے کا کتنا اہتمام کرتے ہوں گے۔

غیر مسلموں میں ایمان کی دعوت کا جذبہ

ہانسوٹ میں آپ وقتاً فوقتاً برادرانِ وطن کو مدعو فرماتے اور ان کے سامنے ایمان، اسلام، قرآن اور مدرسہ کا تعارف پیش کرنے کا بڑا اہتمام کرتے تھے۔

ایک مرتبہ آپؒ نے ایک بڑا عظیم الشان پروگرام کیا جس میں آپ نے برادرانِ وطن کے سامنے اسلام اور مدرسہ کا تعارف بیان کرنے کے لیے حضرت مولانا خلیل الرحمن صاحب سجاد نعمانی دامت برکاتہم کو مدعو کیا تھا۔

فنِ تعمیر میں مہارت

اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو فنِ تعمیر میں بھی بڑی مہارت عطا فرمائی تھی، جامعہ مظہرِ سعادت ہانسوٹ کی مسجد، اس کی درس گاہیں، مطبخ اور احاطہ جس بہترین نظم ونسق کے

ساتھ بنا ہے وہ واقعی آپ کی مہارت اور دور اندیشی کا شاہد ہیں۔

اگر کوئی آدمی جو مدارس سے دل میں کچھ ناراضگی رکھتا ہو وہ بھی ایسی ترتیب سے بنے ہوئے ادارے کو دیکھے تو واقعی اس کے دل میں مدارس کے بارے میں محبت پیدا ہو جائے گی اور جو کچھ ناراضگی ہے وہ بھی دور ہو جائے گی۔

میرے بہت ہی مشفق اور مجھ سے اللہ واسطے محبت رکھنے والے حضرت مولانا سید ذوالفقار صاحب اندورویؒ (سابق شیخ الحدیث فلاحِ دارین، ترکیسر) نے بندہ کو ایک مرتبہ فرمایا کہ: مفتی عبداللہ صاحب جب ترکیسر تھے تو حدیث کے بڑے اچھے اور قابل استاذ تھے، اگر آج وہ ترکیسر ہی میں ہوتے تو تدریسِ حدیث میں اور ترقی کرتے اور فنّی مہارت حاصل کرتے؛ لیکن وہ ہانسوٹ منتقل ہو گئے تو دیکھیے! آج تاج محل پر تاج محل تعمیر کر رہے ہیں۔

گویا آں مرحوم کی تعمیرات کے فن کی مہارت کی مولانا نے اس انداز سے تائید فرمائی۔

انھوں نے مدرسے کو پتھر دیے، مدرسے ان کو ہیرے دیے

جس وقت جامعہ ہانسوٹ کی مسجد کی تعمیر ہو رہی تھی اس زمانے میں مکرانہ (راجستھان) جہاں ماربل کے پتھر کی کانیں ہیں، وہاں مفتی صاحب کا جانا ہوا، وہاں آپ نے لوگوں میں علم کا شوق اور علم حاصل کرنے کی ترغیب دی، جس کی وجہ سے وہاں سے طلبہ کی آمد شروع ہوئی اور وہ مکمل عالم اور حافظ بنے۔

اس پر مفتی صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ: مکرانہ والوں نے مدرسہ کی

مسجد کے لیے بہتر ماربل کے پتھر دیےاور مدرسہ نے ان کو ہیرے دیے (یعنی بچوں کو حافظ، عالم بنایا) یہ مرحوم کی بہت ہی بہترین تعبیر تھی۔

چندہ کی وصول یابی کا فن

اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو لوگوں سے چندہ وصول کرنے کا عجیب وغریب فن عطا فرمایا تھا؛ چنانچہ اس انداز میں لوگوں کو دینی کاموں کی ترغیب دیتے کہ: سامنے والا متأثر ہو کر فوراً بڑی سے بڑی رقم دینے کے لیے تیار ہو جاتا۔

میرے مشفق مولانا سلیم ایسات صاحب (مقیم ملاوی) نے حضرت مفتی عبداللہ صاحبؒ کے ملاوی کے سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: چندہ حاصل کرنے میں آپ کی مہارت ایسی تھی کہ بس لوگوں پر ایک جادو چلتا تھا، بڑی مہارت سے آپ چندہ وصول فرماتے تھے۔

ایک ادارہ کے بانی اور مہتمم میں یہ خوبی ہونا بہت ضروری ہے کہ اپنے کام کا صحیح تعارف کروا کر امّت سے رقم وصول کر کے ادارہ کی ظاہری ترقی کی بھی فکر کرے۔

تعلقات کا اہتمام

محدثِ کبیر حضرت مولانا شیخ یونس صاحبؒ نے ایک مرتبہ جامعہ ڈابھیل کی ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت جو کامیاب ہوئی اس کی ایک بنیادی وجہ روابط تھی؛ یعنی آپ لوگوں سے بڑے اچھے روابط رکھتے تھے۔

حضرت مرحوم کے اندر بھی یہ وصف بڑا ہی عجیب وغریب تھا، کسی سے ایک

مرتبہ ملاقات ہوگئی تو اس کے ساتھ برابر رابطہ رکھتے، خاص طور پر اگر وہ شخص مدرسہ کے لیے یا دینی کاموں کے لیے کسی بھی طرح سے فائدہ مند ہوتا تو اس کے ساتھ ہمیشہ اچھی طرح رابطہ رکھتے۔

عرب کے ایک وفد کا کسی وقت ہانسوٹ کا بھی دورہ ہوا تھا، مکہ میں حج کے دوران ایک مرتبہ کسی نسبت سے ضرورت پڑی تو حضرت نے مکہ سے ہانسوٹ کے دفتر میں فون کر کے منٹوں میں ان مہمانوں کے پتے وغیرہ حاصل کیے۔

مطلب یہ کہ آپؒ کے اندر تعلقات کو اچھی طرح نبھانے اور بڑھانے کا بڑا اہتمام تھا اور اس کو منظم اور مرتب بھی رکھتے تھے، دینی ادارہ کے ذمّے دار کے لیے یہ ایک بڑا اہم سیکھنے کا کام ہے۔

مولانا عبد اللہ جھانجھی کی والدہ کے انتقال کے بعد وہاں سے تعزیت سے واپسی پر رویدرا میں حضرت مفتی صاحبؒ سے آخری ملاقات ہوئی تھی، اس موقع پر میرے تمام رفقائے سفر کا نام بنام تعارف پوچھا اور خیر خیریت معلوم کی۔

اس طرح آنے والے مہمانوں کے دلوں میں ایک ربط کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ انس اور اپنائیت محسوس کرتے ہیں، یہ بھی تعلقات کو بڑھانے کا اور باقی رکھنے کا حسین اسلوب ہے، آج جب کہ بہت سارے حضرات کا مزاج ایسا ہے کہ کوئی تعارف والا ملنے کے لیے آیا تو بس اسی کے ساتھ بات چیت پر اکتفا ہوتی ہے، ساتھ والوں کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں ہوتی، اس سے ساتھ میں جانے والوں کی دل شکنی بھی ہو سکتی ہے، یہ بھی مرحوم سے سیکھنے کی ایک بات ہے۔

جھگڑوں کونمٹانے اور فتنوں کو دبانے کی صلاحیت

اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو جھگڑوں کو نمٹانے اور فتنوں کو دبانے کی بڑی اچھی صلاحیت عطا فرمائی تھی، بڑے دینی ادارے اور مشائخینِ کرام کے خلاف کچھ ایسے جھگڑے جو فتنے کی شکل اختیار کر گئے۔ جن کو میں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ مفتی صاحب مرحوم نے اپنی حکمتِ عملی اور تدبیر سے ان کو بھی بہت اچھی طریقے سے نمٹایا۔

حوصلہ افزائی کا عجیب جذبہ

ابھی کچھ عرصہ قبل حضرت مرحوم کی بارڈولی تشریف آوری ہوئی تھی اس کے بعد بندہ نے بتوفیقِ الٰہی اپنی تالیف کی ہوئی کتابوں میں سے دو کتابیں پیش کی، پھر رویدرا جا کر مرحوم کا فون آیا کہ: آپ کی تمام کتابیں میرے لیے بھیجیے؛ خاص طور پر سفرنامہ دیکھی ہوئی دنیا کی مختلف جلدوں کے بارے میں یہ تبصرہ فرمایا کہ: جب ان سفرناموں کو دیکھا تو ایسا لگا کہ ہم کو وہاں کی سیر کرائی جارہی ہے اور ہماری نظروں کے سامنے وہ سارے کے سارے مناظر آرہے ہیں۔ خوب حوصلہ افزائی اور دعائیہ کلمات آپ نے کہے۔ کئی مرتبہ مختلف لوگوں کے سامنے بندے کے بارے میں فرماتے کہ: ان کا علمی ودینی فیض بہت ہے اور اس طرح ''نورانی مکاتب'' کی خدمات کو سراہتے۔

ایک مرتبہ دارالاحسان کی ایک مجلس میں برادرِ مکرم مفتی ابراہیم صاحب اور بندے کو مخاطب کر کے فرمایا: دیکھو! یہ حضرات ایک کے بعد ایک ''دارالاحسان'' قائم کیے جارہے ہیں۔

الحمدللہ! اس وقت بارڈولی سے لے کر نواپور تک چھ جگہ ''دارالاحسان'' قائم

ہو چکے ہیں۔

اس طرح کی حوصلہ افزائی چھوٹوں کو آگے بڑھانے میں بڑی مفید ہوا کرتی ہے۔

اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

ہمارے یہاں بارڈولی دار الاحسان میں ایک مرتبہ حضرتؒ مشکوۃ شریف کی تکمیل کی مجلس کے لیے تشریف لائے، آپ نے محدّثانہ انداز میں تقریر فرمائی اور کتاب مکمل کی، پھر اس کے بعد اس عبارت پر پہنچے کہ خطیب تبریزیؒ نے شوال کی عید کا چاند دیکھ کر اس دن کتاب کی تکمیل فرمائی، اس پر ارشاد فرمایا کہ: ہمارے بزرگوں کے یہاں عید کے دن بھی دینی کام کاج ہوتے تھے اور ان کے یہاں دینی کاموں کے لیے چھٹی نہیں ہوا کرتی تھی، ہمارے طلبۂ عزیز میں بھی اس طرح کا ذوق وشوق ہونا چاہیے۔

نکاح کی پیش کش کے سلسلے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے طرزِ عمل کی اتباع اور پیش کرنے کا عمدہ طریقہ

میرے بہنوئی حضرت مولانا عبد الصمد صاحب جسات نے فلاحِ دارین ترکیسر میں حضرت مفتی صاحبؒ سے مشکوۃ شریف پڑھی، ایک روز مفتی صاحبؒ نے ان کو تنہائی میں بلا کر (اپنے محارم میں سے کسی لڑکی کے سلسلے میں خود سے نکاح کے لیے پیش کش کی اور) فرمایا کہ:

حسنِ سیرت کی میں ضمانت لیتا ہوں اور حسنِ صورت تم دیکھ لو۔

اس طرح نکاح کی پیش کش کرنا صحابہ رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل ہے اور نیک لڑکا دیکھ کر

دین داری کی بنیاد پر رشتہ طے کرنا یہ حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی مبارک تعلیم ہے اور پیش کرنے کا اتنا حسین اور عمدہ طریقہ بھی مفتی صاحبؒ سے سیکھنے کے قابل ہے۔

ایک مزید نعمت

حدیث میں ہے: تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم. (ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو کثرتِ اولاد کی نعمت سے بھی مالا مال کیا تھا؛ گویا کہ وہ اس حدیث کے بھی مصداق تھے کہ قیامت کے دن حضرت نبیٔ کریم ﷺ جن کے اوپر فخر کریں گے ان میں ان شاء اللہ! آپ کا بھی شمار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جتنی بھی اولاد عطا فرمائی ماشاء اللہ! تمام اولاد حافظ، عالم ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام اولاد کو ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔

مزید خوبی یہ کہ: آپ کے تین بھائی: میرے ساتھ مخلصانہ تعلق رکھنے والے مولانا عبدالرحمن، اور میرے ساتھ عنایتوں کا تعلق رکھنے والے مولانا عبدالرحیم اور آپ مرحوم، تینوں بھائی عالم، حافظ تھے، یہ خوبی بہت کم لوگوں میں ہوتی ہے۔

جنازے کی نماز میں ماشاء اللہ! بہت بڑی تعداد نے شرکت کی، اِس وقت کورانا کے عنوان سے اَن لاک کے زمانے میں بھی حضرت مرحوم کے جنازے میں اتنی بڑی تعداد یہ حضرتؒ کی مقبولیت عند اللہ اور مغفرت کی ایک علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی تمام تدریسی، علمی، تعمیری وملی خدمات کو قبول فرمائے، آخرت میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرماوے اور سنتِ یوسفی کے مراحل کو اللہ تعالیٰ مکفراتِ ذنوب اور رفعِ درجات کا ذریعہ بنا دیوے۔